روزمرہ کے معمولات میں دائیں جانب کی اہمیت

فاروق الرحمٰن یزدانی
مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين۔ اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم' بسم الله الرحمن الرحيم۔ لقد كان لكم فى رسول الله اسوة حسنة لمن كان يرجوا الله واليوم الاخرو ذكر الله كثيرا ﴿الاحزاب۔۲۱﴾

بے شک تمہارے لئے رسول اللہ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ اس شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کیا۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا تو ان کی زندگی کا مقصد ان الفاظ میں بیان فرمایا:

الذى خلق الموت والحيوة ليبلوكم ايكم احسن عملا وهو العزيز الغفور ﴿سورة الملك:۲﴾

اللہ تعالیٰ وہ بابرکت ذات ہے جس نے زندگی اور موت کو پیدا کیا تاکہ وہ تمہیں آزمائے تم میں سے اچھے عمل کون کرتا ہے۔ اور وہ غالب بخشنے والا ہے۔

پھر اس انسان کی ہدایت کا بندوبست فرمایا تاکہ کوئی شخص قیامت کے دن یہ عذر پیش نہ کر سکے کہ مجھے تو یہ بات معلوم ہی نہ تھی اور نہ ہی کسی نے مجھے یہ مسئلہ بتایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

انا هديناه السبيل اما شاكرا واما كفورا ﴿الدهر۔۳﴾

کہ ہم نے انسان کو پیدا کیا تو اس کی راستے کی طرف راہنمائی بھی کر دی اب چاہے تو وہ شکر گزار بن جائے اور چاہے تو کفر کر لے۔

اور اس انسان کی مستقل راہنمائی کے لئے قرآن مجید جیسی عظیم کتاب نازل فرمائی اور عملی نمونہ پیش کرنے کیلئے امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا کہ آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وحی پر عمل کر بتائیں کہ اس پر یوں عمل کرنا ہے تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہے کہ عمل تو محال (مشکل) ہے۔ اس پر عمل نہیں ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے جواب میں جنہوں نے یہ اعتراض کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بشر کو نبی بنا کر کیوں بھیجا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وما منع الناس ان يؤمنوا اذ جاء هم الهدى الا ان قالوا ابعث الله بشرا رسولا قل لو كان فى الارض ملئكة يمشون مطمئنين لنزلنا عليهم من السماء ملكا رسولا ﴿الاسرا:۹۵۔۹۴﴾

کہ لوگوں کے پاس جب ہدایت آتی ہے تو وہ صرف اس وجہ سے ایمان لانے سے باز رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بشر (انسان) کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (اے میرے پیغمبر حضرت محمد ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ اگر زمین میں رہنے والے فرشتے ہوتے تو ہم آسمان سے کسی فرشتے کو رسول بنا کر بھیج دیتے لیکن چونکہ زمین میں رہنے والے انسان تھے' اس لئے ان کی طرف رسول اور نبی بھی انسان کو ہی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی فرشتہ نبی ہوتا تو اس نے کھانا تھا' نہ پینا تھا' نہ ہی اس نے شادی کرنی تھی نہ ہی اس کے ہاں خوشی غمی کا کوئی سلسلہ ہونا تھا۔ نہ اس نے غسل کرنا تھا اور نہ وضوء تو لوگوں کو کیسے معلوم ہوتا کہ یہ کام کس طرح ادا کرنے ہیں؟ کیونکہ انسان بتانے کی نسبت کر کے دکھانے سے جلدی سمجھ جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فرمایا کہ اگر تم

یقین رکھتے ہو کہ قیامت کا دن قائم ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش ہو کر مجھے اپنی ساری زندگی کا حساب دینا ہے' تو پھر تمہارے لئے زندگی گزارنے کیلئے رسول اللہ ﷺ بہترین نمونہ ہیں۔ آپ ان کی حیات طیبہ کو دیکھ کر اپنی زندگیاں گزاریں اس لئے کہ آپ دیکھیں کہ انہوں نے وضو کس طرح کیا اس طرح وضو کریں۔ جس طرح آپ نے غسل کیا اس طرح غسل کریں۔ آپ نے سونے کی طرح سو جائیں اور بیدار ہو کر جو آپؐ نے عمل کیا اسی طرح آپ بھی کریں۔ علی ہذالقیاس اپنی زندگی کے ایک ایک لمحے کو رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے مطابق گزاریں اس لئے کہ زندگی میں جو آپ ﷺ کو مسائل پیش آتے ہیں۔ ان تمام کا حل نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہے۔ کیونکہ وہ تمام مسائل آپ ﷺ کو بھی پیش آئے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو نہ صرف نمونہ بیان کیا بلکہ باری تعالیٰ نے اسوہ حسنہ (بہتری نمونہ) قرار دیا ہے۔ اب یہ ہر مومن مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی کیلئے صرف رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو ہی نمونہ اور آئیڈیل بنائے۔ مگر افسوس کہ **عامة الناس** آج اپنے معاملات میں سنت طریقہ اپنانے کی پرواہ ہی نہیں کر مثلاً کئی کام ایسے ہیں جو ہر آدمی نے ضرور کرنے ہیں۔ لیکن انہی کاموں کو اگر ہم رسول اللہ ﷺ کے طریقہ مبارک کے مطابق کریں تو اپنی ضرورت پوری کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کے مستحق بھی ٹھہریں۔ مثلاً کھانا' پینا' کپڑے پہننا' بیت الخلاء جانا' غسل کرنا وغیرہ یہ کام ہم نے ضرور کرنا ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہماری مجبوری ہیں۔ ان کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں ہے۔ مگر ہم نے کبھی یہ غور نہیں کیا کہ یہ سارے کام تو رسول اللہ ﷺ بھی کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ ان کاموں کو کرنے کیلئے کیا طریقہ اپناتے تو **عامة الناس** کی اس سستی کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کا صرف ایک پہلو پیش کرتا ہوں۔ کہ آپ ﷺ کے پسندیدہ کاموں کو ہمیشہ دائیں جانب سے شروع کرتے تھے اور دائیں جانب کی اتنی اہمیت اور فضیلت ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو جب اعمال نامے دیئے جائیں گے تو کچھ لوگ ایسے ہونگے جن کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامے دیئے جائیں گے' اور کچھ لوگوں کو بائیں ہاتھ میں۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

فاما من اوتی کتابه بیمینه فیقول هائوم اقرأوا کتبیه. انی ظننت انی ملق حسا بیه. فهوفی عیشة راضیة. فی جنة عالیه قطوفها دانیة. کلو واشربوا هنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیة (الحاقة ۱۹-۲۴)

جو جن لوگوں کو ان کی کتاب (اعمال نامہ) دائیں ہاتھ میں دی جائے گی' وہی کہیں گے لوگو آؤ میری کتاب (اعمال نامے) کو پڑھو۔ بیشک مجھے یقین تھا کہ میرا احساب ہونے والا ہے۔ تو وہ شخص عیش میں راضی ہوگا۔ اونچی جنت میں جن کے پھل قریب ہوں گے کھاؤ اور پیو خوشگوار اس وجہ سے جو تم اپنی دنیاوی زندگی میں کرتے رہے ہو تو اس سے معلوم ہوا کہ دائیں ہاتھ میں جن کو اعمال نامہ ملے گا وہ ان کی خوش بختی کی علامت ہوگی۔ بائیں ہاتھ میں جن کو اعمال نامہ ملے گا وہ جہنم میں جائیں گے اور اپنی دنیاوی زندگی پر افسوس کا اظہار کریں گے اور پھر دائیں جانب کی فضیلت اس سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الله وملٰئكته يصلون علی میامن الصوف (ابوداؤد ۱/۱۰۵' باب من یستحب ان امام فی الصف وکراهیة التاخر)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نماز میں صف کے دائیں جانب کھڑے ہونے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اور ایک دوسری حدیث میں ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں عدل و انصاف کریں گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

قال رسول الله ﷺ ان المقسطين عند الله على منابر من نور عن يمين الرحمن عزوجل وكلتا يديه يمين الذين يعدلون فی حكم واهليهم وما ولوا (مسلم ۱/۱۲۱' باب فضيلة الالمير العادل كتاب الامارة)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک

انصاف کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں اللہ عزوجل کی دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں (انسانوں کی طرح دائیں بائیں جانب کا فرق اللہ تعالیٰ کیلئے نہیں ہے) اور وہ لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں میں اور اہل وعیال اور اپنے ماتحت لوگوں میں انصاف کرنے والے ہوں گے۔ اس حدیث میں دائیں جانب کی اہمیت وفضیلت معلوم ہوتی ہے۔ ام المومنین صدیقہ کائنات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں:

کان النبی یحب التیمن مااستطاع فی مشانہ کلمہ فی طھورہ وترجلہ وتنعلہ (بخاری' مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ۱/۴۶' باب سنن الوضو)

رسول اللہ ﷺ حسب استطاعت دائیں جانب کو پسند فرماتے اپنے ہر معاملے میں اپنے وضو کرتے وقت کنگھی کرتے اور اپنا جوتا پہنتے وقت۔

اس لئے ہم سب کو بھی چاہئے کہ حتیٰ الوسع اپنے کاموں میں دائیں ہاتھ کو استعمال کریں البتہ جہاں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا وہاں بائیں ہاتھ کو استعمال کریں۔ مثلاً استجا کرتے وقت۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قال نبی اللہ اذا بال احدکم فلا یمس ذکرہ بیمینہ واذا اتی الخلاء فلا یتمسح بیمینہ واذا شرب فلا یشرب نفسا واحدا

(ابوداؤد ۱/۶ باب کراھیۃ مس الذکر بالیمین فی الستبراء کتاب الطھارۃ)

اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے فرمایا جب بھی تم میں پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ کو دایاں ہاتھ نہ لگائے اور جب وہ بیت الخلاء میں آئے تو دائیں ہاتھ سے استجاء نہ کرے اور جب پانی پئے تو ایک ہی سانس میں نہ پیے۔

ایک دوسری حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

کانت ید رسول اللہ الیمنیٰ لطھورہ وطعامہ وکانت یدہ الیسریٰ لخلائہ وما کان من أذی (ابوداؤد ۱/۶' کتاب الطھارۃ)

یہ رسول اللہ ﷺ کا دایاں ہاتھ آپ ﷺ کے وضو اور کھانے کیلئے استعمال ہوتا تھا اور بایاں ہاتھ استجاء صفائی کیلئے۔

آمد برسر مطلب: اب ان چند مقامات کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جہاں رسول اللہ ﷺ دائیں ہاتھ کو استعمال کرنے کا التزام فرماتے تھے۔ تاکہ ہم بھی رسول اللہ ﷺ کی اس سنت پر عمل کر کے اجر وثواب کے مستحق ٹھہریں۔

۱۔ کھانا کھانے میں دایاں ہاتھ استعمال کرنا

کھانا کھاتے وقت رسول اللہ ﷺ خود بھی دایاں ہاتھ استعمال کرتے تھے اور دوسروں کو بھی آپ ﷺ اسی کا حکم فرماتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

ان رسول اللہ قال اذا کل احدکم فلیاکل بیمینہ واذاشرب فلیشرب بیمینہ (مسلم ۲/۱۷۲' باب آداب الطعام والشراب واحکامھا کتاب الاشربہ)

بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی تم میں سے کوئی کھائے تو وہ دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب (کوئی چیز) پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے۔ اور آپ جب کسی کو دیکھتے کہ وہ بائیں ہاتھ سے کھا پی رہا ہے تو آپ ﷺ اس کو روک دیتے۔ حضرت عمر بن ابی سلمہؓ کہتے ہیں:

کنت فی حجر رسول اللہ فکانت یدی تطیش فی الصحفۃ فقال لی یا غلام سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک

(مسلم ۲/۱۷۲' کتاب الاشربہ)

کہ میں رسول اللہ ﷺ کی گود میں تھا اور میرا ہاتھ پیالے میں گھوم رہا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا۔ اے بچے اللہ کا نام لیکر (بسم اللہ پڑھ کر) اور دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے سامنے سے کھا۔ بلکہ نبی کریم ﷺ نے حکماً بھی لوگوں کو بائیں ہاتھ سے کھانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

عن جابر رضی اللہ عنہ قال لا تاکلو بالشمال فان الشیطان یاکل بالشمال

(مسلم ۲/۱۷۲' کتاب الاشربہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ اس لئے کہ بے شک شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔ اور مسلم شریف ہی کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ **ویشرب بشماله** اور وہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔ اس لئے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کھانے پینے میں دایاں ہاتھ استعمال کریں اور بائیں ہاتھ سے کھانے پینے سے اجتناب کریں کہ یہی رسول اللہ ﷺ کی سنت بھی ہے اور حکم بھی۔

سوتے وقت داہنی کروٹ سونا

رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو زندگی گزارنے کا ایک ایک طریقہ سکھایا ہے اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اسوہ حسنہ (بہترین نمونہ) قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نا صرف کہ کھانے پینے میں دائیں ہاتھ کو استعمال کرنا پسند کرتے تھے بلکہ آپ ﷺ سوتے وقت بھی دائیں کروٹ پر ہی لیٹتے اور اسی طرح سے دوسروں کو لیٹ کر سونے کا حکم فرماتے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

ان رسول الله ﷺ قال اذا اخذت مضجعک فتوضأ وضوء ک للصلاة ثم اضطجع علی شقک الایمن ثم قل اللهم انی اسلمت وجهی الیک...... الخ (مسلم ۲/۳۴۸ باب الدعاء عند النوم کتاب الذکر و الدعاء)

بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جب تم بستر پر (سونے کیلئے) آؤ تو نماز کے وضو جیسا وضو کرو پھر اپنی داہنی جانب لیٹ کر یہ دعا پڑھو۔ (آگے آپ ﷺ نے مکمل دعا سکھائی جبکہ یہاں صرف داہنی جانب لیٹنے کا بیان کرنا مقصود ہے)

فجر کی سنتیں پڑھ کر داہنی جانب لیٹنا

حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ جب فجر کی سنتیں ادا کر کے لیٹتے تو اس وقت بھی آپ ﷺ اپنی داہنی کروٹ لے کر ہی لیٹتے تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

کان النبی اذا صلی رکعتی الفجر اضطجع علی شقه الایمن (بخاری ۱/۱۵۵ باب الضجعة علی الشق الایمن بعد رکعتی الفجر، کتاب التهجد)

رسول اللہ ﷺ جب فجر کی دو رکعت (سنتیں) پڑھتے تو اپنی داہنی جانب لیٹ جاتے تھے۔ بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی اس سنت کو ٹھکرانے کیلئے کئی قسم کی تاویلیں کی ہیں۔ مگر ان کی سب تاویلیں باطل ہیں۔ جن کا تذکرہ کسی دوسری نشست میں کریں گے۔ یہاں نہ تو محل ہے اور نہ ہی مقصود۔

غسل میں پانی سر کے داہنی جانب بہانا

رسول اللہ ﷺ جب غسل فرمانے کو سر میں پانی ڈالتے ہوئے دائیں طرف سے شروع فرماتے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

کان رسول الله ﷺ اذا اغسل من الخبابة دعا بشیء نحوالحلاب فاخذ بکفه بدأ بشق راسه الایمن ثم الایسرثم اخذ بکفیه فقال بهما علی راسه (مسلم ۱/۱۴۷ باب صفة غسل الخبابة)

رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو وہ دودھ دوہنے کی مقدار کا برتن منگواتے تو آپ ﷺ اپنے ہاتھ سے پانی لیکر اپنے سر کی داہنی جانب ڈالتے پھر بائیں جانب، پھر آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سر پر پھیرتے۔

وضو کرتے وقت دائیں جانب کا لحاظ

رسول اللہ ﷺ وضو کرتے وقت بھی داہنی جانب کا لحاظ رکھتے۔ امیر المومنین خلیفہ ثالث حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی مشہور روایت ہے کہ جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ کے وضو کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ثم غسل یده الیمینی الی المرفق ثلاث مرات ثم غسل یده الیسوی قل ذالک ثم مسح براسه ثم غسل رجله الیمینی الی الکعبین ثلاث مرات ثم غسل ایسری مثل ذالک (مسلم ۱/۱۲ باب صفة الوضوء وکماله کتاب الطهارة)

پھر آپ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین مرتبہ دھوتے پھر اسی طرح اپنے بائیں

ہاتھ کو دھوتے پھر مسح کرتے پھر اپنے دائیں پاؤں کو ٹخنوں سمیت تین مرتبہ دھوتے پھر اپنے بائیں پاؤں کو بھی اسی طرح دھوتے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ وضو کرتے وقت اپنے دائیں جانب سے ہی شروع بھی کرتے اور آخر تک دائیں جانب ہی کو ترجیح دیتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ اذا لبستم واذا توضاتم فابدؤو بمیامنکم (مسند احمد، ابو داؤد، بحوالہ مشکوٰ ۱/۴۶، باب سنن الوضوء)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم لباس پہنو اور جب وضو کرو تو اپنی دائیں جانب سے شروع کرو۔

لباس پہنتے وقت دائیں جانب کو ترجیح

رسول اللہ ﷺ خود بھی لباس پہنتے وقت دائیں جانب سے شروع کرتے تھے۔ فقیہہ امت محمدیہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

کان رسول اللہ ﷺ اذا لبس قمیصا بدا بمیا منه (ترمذی ۱/۳۶، بابا ماجاء فی القمص، ابواب اللباس)

کہ رسول اللہ ﷺ جب قمیض پہنتے تو اپنی دائیں جانب سے شروع کرتے۔ اس لئے ہم کو بھی چاہئے کہ ہم بھی جب لباس پہنیں وہ قمیض ہو یا شلوار، بنیان، سویٹر، جرسی ہو یا جیکٹ وغیرہ اپنی داہنی جانب سے پہننا شروع کریں اور جب اتاریں تو بائیں جانب سے اتارنا شروع کریں۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا یہی طریقہ مبارک ہے۔

جوتا پہنتے وقت پہلے دایاں پاؤں پہننا

رسول اللہ ﷺ اپنے ہر کام کو دائیں جانب سے کرنا پسند فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ کنگھی کرنا اور جوتا پہننا بھی۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

کان النبی لعجبه التیمن فی تنعله وترجله وطهوره وفی شأنه کله (بخاری ۱/۲۹، باب التیمن فی الوضوء والغسل (کتاب الوضوء)

کہ نبی کریم ﷺ اپنے جوتا پہنے اپنے کنگھی کرتے اور وضو کرتے حتیٰ کہ اپنے تمام کاموں کو دائیں جانب سے کرنے کو پسند کرتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کا اپنا عمل بھی یہی تھا کہ آپ ﷺ جوتا پہنتے وقت پہلے دایاں جوتا پہنتے تھے۔ اور آپ ﷺ نے دوسروں کو بھی اسی کا حکم دیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ قال اذا انتعل احدکم فلیبدا بالیمنی واذا خلع فلیبدا بالشمال (مسلم ۲/۱۹۷، باب استحباب لبس النعال فی الیمنی، ترمذی ۱/۳۷، ابواب اللباس) کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بھی تم میں سے کوئی شخص جوتا پہنے تو وہ دائیں جانب سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں جانب سے شروع کرے۔ تو رسول اللہ ﷺ کے حکم اور سنت پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم جوتا پہنتے وقت پہلے دایاں جوتا پہنیں اور اتارتے وقت بایاں جوتا اتاریں۔

حجامت بناتے وقت دائیں جانب سے شروع کرنا

رسول اللہ ﷺ جب حجامت بنواتے تو دائیں جانب سے اپنے بال کٹوانا یا منڈوانا شروع کرتے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان رسول اللہ اتی مغافاتی الجمرة فرماها ثم انی منزله بمنی ونحر ثم قال للحلاق خذوا شعر إلی جانبه الایمن ثم الایسر ثم جعل یعطیه الناس (مسلم ۱/۴۲۱، کتاب الحج)

بے شک رسول اللہ ﷺ منیٰ میں آئے تو جمرہ کے پاس پہنچ کر اس کو کنکریاں ماریں۔ پھر آپ ﷺ منیٰ میں اپنی جگہ خیمے میں آئے اور قربانی کی پھر سر مونڈھنے والے (حجام) سے کہا لو یہاں سے پکڑو (کاٹو شروع کرو) اور اپنے سر کی دائیں جانب اشارہ کیا۔ پھر بائیں جانب، پھر آپ ﷺ نے وہ بال لوگوں کو بطور تبرک دے دیئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کو حجامت بنواتے وقت اپنی دائیں جانب سے بال کٹوانے شروع کرنا چاہئیں۔ بعض لوگوں نے تو شاید سنت رسول ﷺ سے دشمنی کی قسم اٹھائی ہے۔ کہ ہر عمل میں انہوں نے حدیث وسنت رسول اللہ ﷺ کی مخالفت ہی کرنا ہے۔ زیر بحث مسئلہ میں بھی وہ یہ تاویل کرتے ہیں۔ کہ حجام کی دائیں

جانب ہونی چاہئیے۔ حجامت کروانے والے کیلئے یہ ضروری نہیں ہے حالانکہ حدیث میں واضح بیان ہو رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت بنواتے وقت حجام کو اپنے سر کی دائیں جانب سے بال بنانے شروع کرنے کا حکم دیا تھا۔ بہر حال یہاں تفصیل مقصود نہیں ہے۔ بلکہ صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ ہر کام کرتے وقت آدمی کو اپنی داہنی جانب کو ترجیح دینی چاہئیے۔

میت کو غسل دینے وقت دائیں جانب سے ابتداء کرنا

جس طرح خود آدمی کو وضو کرتے وقت یا غسل کرتے ہوئے دائیں جانب سے شروع ... چاہئے اسی طرح جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے خواہ مرد ہو یا عورت تو اس کو غسل دیتے وقت بھی داہنی جانب کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں:

ان ... اللہ ﷺ حیث امرھا ان تغتسل ابنتہ قال لھا ابد ان بمیا منھا و مواقع الوضوء منھا (مسلم ۱/ ۳۰۸، کتاب الجنائز)

...ک رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں آپ ﷺ کی بیٹی کو غسل دینے کا حکم دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کی دائیں جانب اور وضو والے اعضاء سے غسل دینا شروع کرو۔

کسی کو چیز پکڑاتے وقت دائیں جانب کا لحاظ رکھنا

جیسا کہ گزشتہ سطور میں بیان کیا جا چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر پسندیدہ کام کو دائیں جانب سے شروع کرتے تھے اس کیلئے حدیث میں کئی مواقع بیان کئے گئے ہیں جن میں سے چند ایک تحریر کئے گئے ہیں۔ ان سے ہی یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ ہر مسلمان کو کام کرتے وقت اپنی داہنی جانب سے شروع کرنے کو ترجیح دینی چاہئے۔ آخر میں رسول اللہ ﷺ کا ایک فرمان عالی شان بیان کرتا ہوں جس میں رسول اللہ ﷺ نے عام معاملات میں بھی عام لوگوں کو دائیں جانب سے کام شروع کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ خادم رسول ﷺ حضرت انس فرماتے ہیں:

حلبت لرسول اللہ ﷺ مشاۃ داجن وتیب لبنھا بماء من البشرالتی فی دارانس فاعطی رسول اللہ ﷺ القدح فشرب وعلی یسارہ ابوبکر وعن یمینہ اعرابی فقال عمر اعط ابا بکر یا رسول اللہ ﷺ فاعطی الاعرابی الذی عن یمینہ ثم قال الایمن فا الایمن وفی روایۃ الایمنون الایمنون الافیمنوا (بخاری، مسلم بحوالہ مشکوۃ ۲/۳۷۱، کتاب الاشربہ)

رسول اللہ ﷺ نے ایک بکری کا دودھ دھویا اور اس دودھ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے کنویں کا پانی ملایا گیا۔ پھر ایک پیالہ رسول اللہ ﷺ کو دیا گیا تو آپ ﷺ نے نوش فرمایا۔ اس وقت آپ ﷺ کی بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور دائیں جانب ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ آپ ﷺ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیجئے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے وہ پیالہ اپنی دائیں جانب والے دیہاتی کو دے دیا اور فرمایا کہ دائیں جانب والے دائیں جانب والے (یعنی وہ زیادہ حقدار ہیں) خبردار تم بھی دائیں جانب سے آغاز کیا کرو، یا دائیں جانب والوں کا لحاظ رکھا کرو۔

برادران اسلام

مذکورہ بالا ساری بحث سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ دائیں جانب کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے ہاں بہت بڑی عظمت و فضیلت اور اہمیت ہے۔ اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت کو اپناتے ہوئے ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھائیں پیئیں، مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں اندر رکھیں، کپڑے اور جوتا پہنتے وقت داہنی جانب سے پہننا شروع کریں اور اتارتے وقت بائیں جانب اتاریں۔

وضو اور غسل کرتے وقت دائیں جانب سے شروع کرنا چاہئے حتیٰ کہ کسی سے لین دین کرتے وقت بھی چیز دائیں ہاتھ اور دائیں جانب سے دینا شروع کریں اور لیتے وقت دائیں ہاتھ سے پکڑیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن و حدیث سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے کہ ہماری زندگیاں اللہ تعالیٰ کے حکم اور امام کائنات حضرت محمد ﷺ کی پیاری سنت اور محبوب طریقے کے مطابق گزاریں۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔